

۱۔ شرح :

تجلی کو یہ منظور تھا
کہ ایک نورانی شکل
وجود میں آجائے۔

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات پاک! آپ
کے مبارک چہرے
اور مبارک قامت
سے ظہور کی قسمت
کھل گئی۔ اگر آپ
کا وجود مقدس ظہور
میں نہ آتا تو تجلی
جس نورانی شکل
کی آرزو مند تھی،
وہ دنیا کے سامنے
نہ آتی۔

۲۔ شرح :

تیرے شہیدوں کے
پاس ایک کفن کے
سوا ہے کیا، جس
میں سے لہو ٹپک رہا
ہے۔ یہاں ہمہ
اس کفن میں الیا

منظور تھی یہ شکل، تجلی کو نور کی!
قسمت کھلی ترے قد و رخ سے ظہور کی
اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حُور کی
واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شراب طہور کی
لڑتا ہے مجھ سے حشر میں قاتل کہ کیوں اٹھا
گویا ابھی سنی نہیں آوازِ صُور کی
آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج
اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طہور کی
گو واں نہیں پرواں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دُور کی
کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طُور کی
گرمی سہی کلام میں، لیکن نہ اس قدر
کہ حسرت سہاگت اس نہ شکایتِ صُور کی